

من کی بات

جلد-6

وزیر اعظم نریندر مودی کے ریڈیو پروگرام پر مبنی من کی بات کی چھٹی جلد، ملک بھر کی منفرد کہانیوں سے ہمیں متعارف کرواتی ہے۔

اتراکھنڈ کی بصارت سے محروم کلپنا کو بالآخر اُس کی مدد کرنے والا اسکول حاصل ہو جاتا ہے۔ لیکن اہم بات یہ کہ تمام اسباق کنڑا میں پڑھائے جاتے ہیں۔ کلپنا نے نہ صرف تین مہینوں میں یہ نئی زبان سیکھ لی بلکہ اس میں 92 نشانات حاصل کئے۔

منی پور کی ایک باہمت خاتون ٹوگنرم بچیا شانتی کنول کے پھول سے اپنی اُنسیت کو ایک کامیاب بزنس میں تبدیل کر دیتی ہے۔ وہ پھولوں کی ڈنڈی سے ریشہ نکال کر اسے ریشم میں تبدیل کر دیتی ہے جو جس طرح خوبصورت ہے اُسی طرح پائیدار بھی۔

اسمعیل بھائی شیر و گجرات کے ایک کسان گھرانے میں پیدا ہوئے جو انہیں اپنے خاندان کے نقش قدم پر چلنے سے منع کر دیتے ہیں۔ تاہم زراعت کا ان کا شوق قائم رہتا ہے۔ آج وہ ایک ایسے کاشتکار ہیں جن کی اعلیٰ قسم کی فصل اور اختراعی طریقوں نے ان کے ساتھیوں میں جوش اُبھار دیا ہے۔

یہ دس کہانیوں کا مجموعہ ثابت کرتا ہے آپ کا کہیں سے بھی تعلق ہو، کامیابی ہمیشہ حاصل ہو کر رہی رہتی ہے۔



₹99

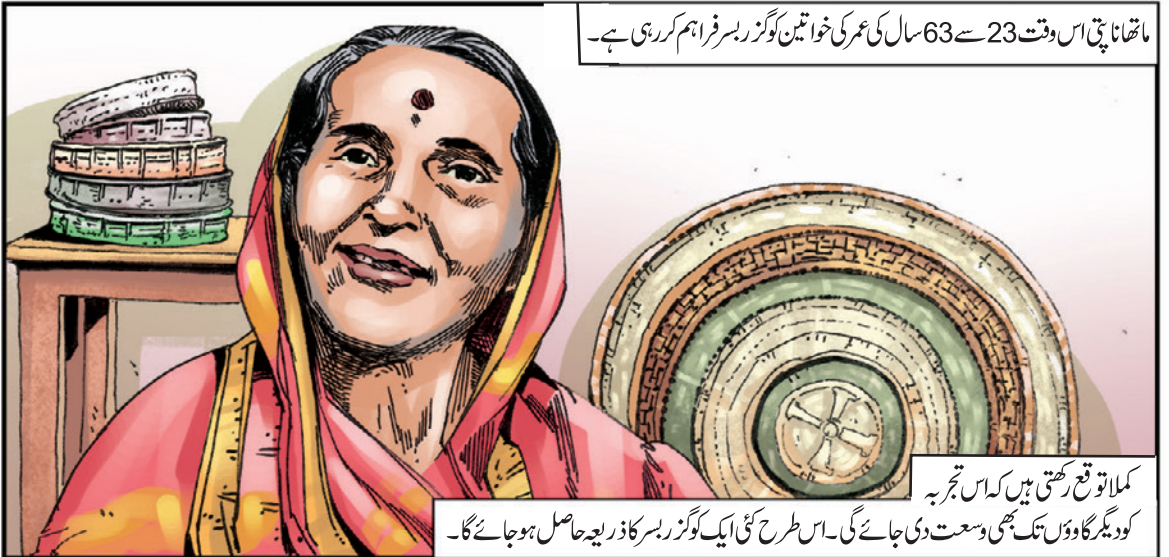
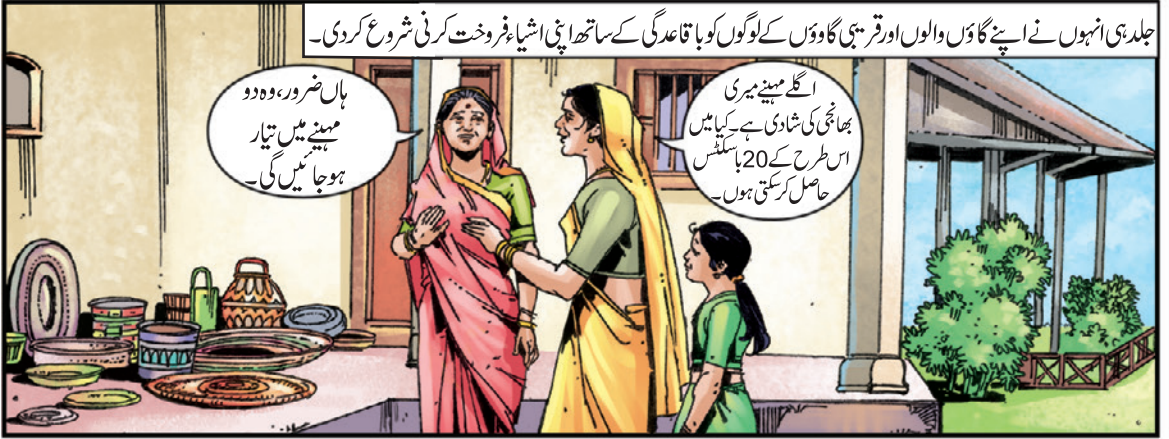
www.amarchitrakatha.com

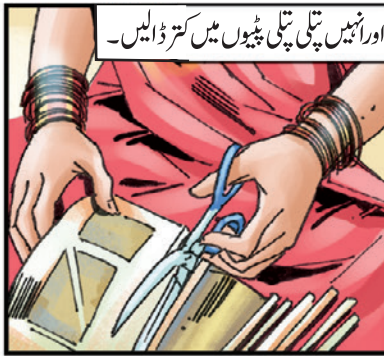
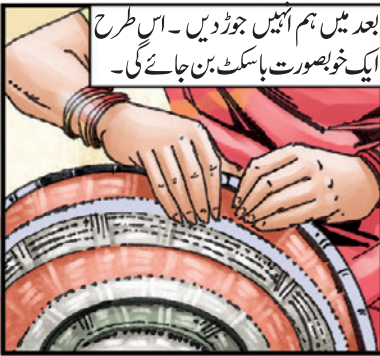
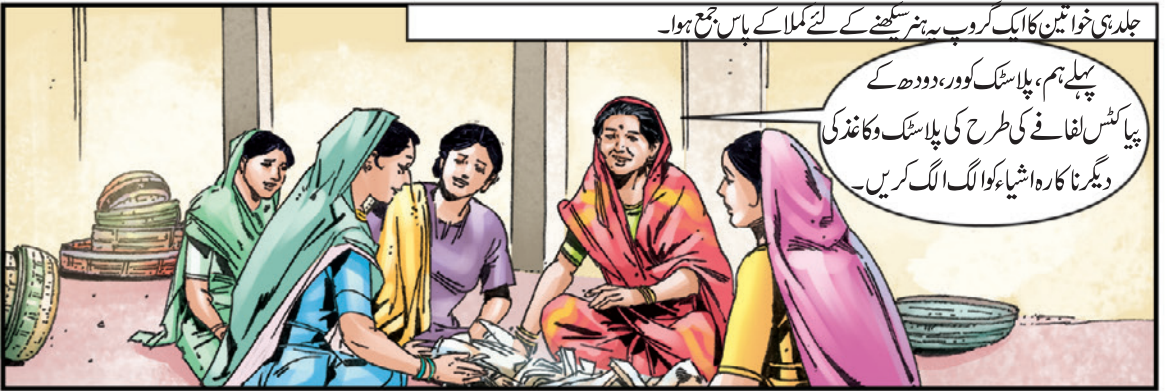
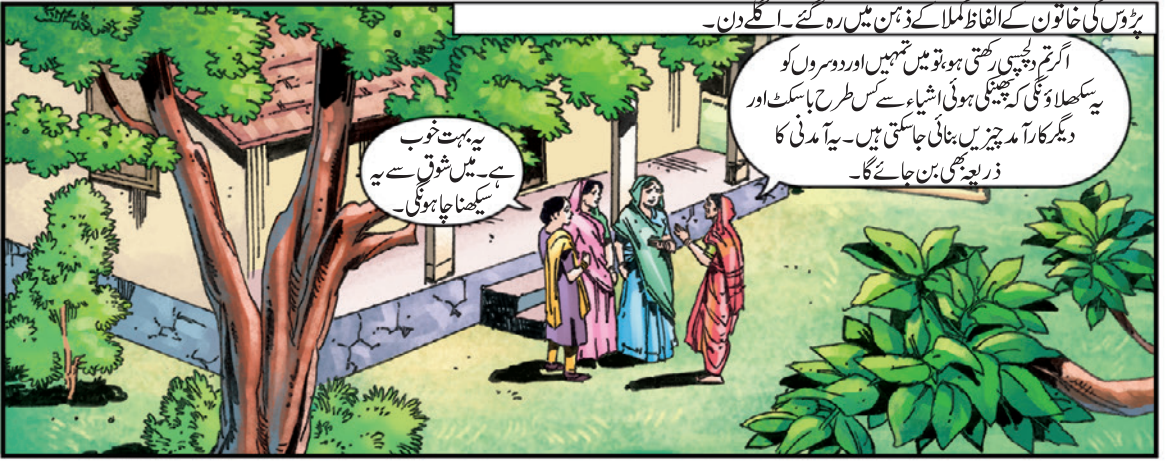
ISBN 978-81-966921-4-8



9 788196 692148







کملا موھرنا

وہ وقفہ تھا اور پوجا کے سوائے تمام طلباء ٹھیل میں مصروف تھے۔

یہ سفید پتھر کیوں جمع کر رہی ہو، پوجا؟

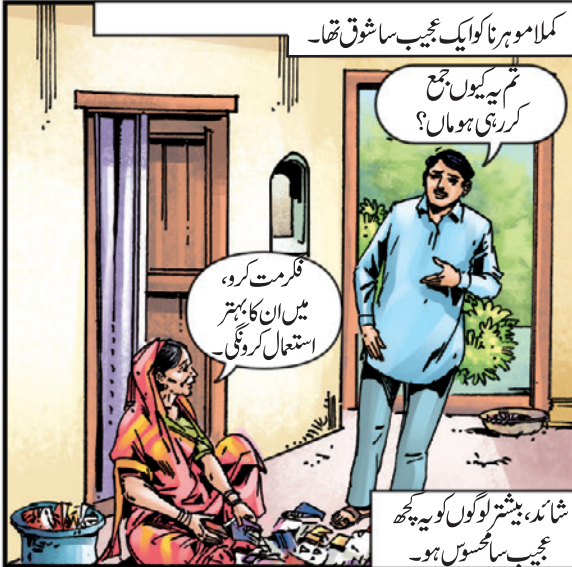
میرا خیال تھا کہ میں انہیں جوڑ کر ایک اچھا سا مجسمہ بناؤں۔



کملا موھرنا کو ایک عجیب سا شوق تھا۔

تم یہ کیوں جمع کر رہی ہو ماں؟

فکر مت کرو، میں ان کا بہتر استعمال کروں گی۔



شائد، بیشتر لوگوں کو یہ کچھ عجیب سا محسوس ہو۔

یہ ایک بہترین خیال ہے۔ آج میں کلاس میں اڈیسہ کی کملا موھر نانا می ایک موجد خاتون کی کہانی سناؤں گا جنہوں نے پھینکے گئے کاغذ اور پلاسٹک کو آرٹ کے بہترین نمونے میں تبدیل کیا۔



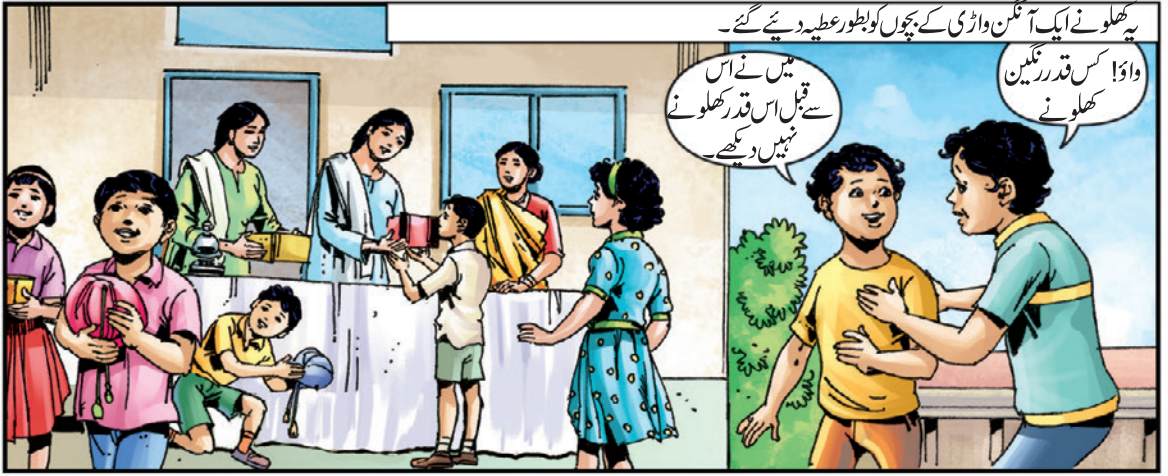
یہ باسکٹ تو بہت خوبصورت ہے۔ میں یقین نہیں کر سکتی کہ تم نے ان ناکارہ اشیاء سے یہ سب کچھ بنایا ہے۔ کاش میں بھی اس طرح کی چیزیں بناتا۔



کملا تم کیوں یہ ناکارہ پلاسٹک اور کاغذ جمع کرتی رہتی ہو۔

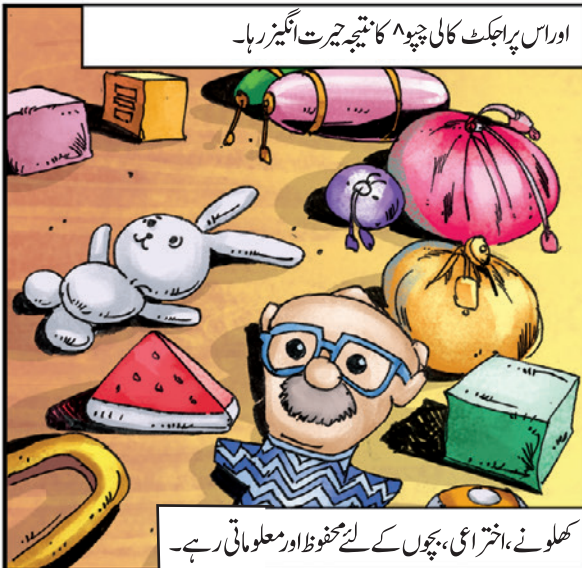
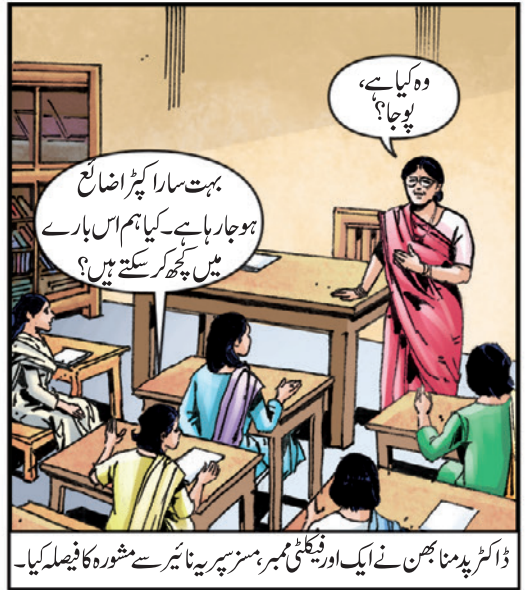
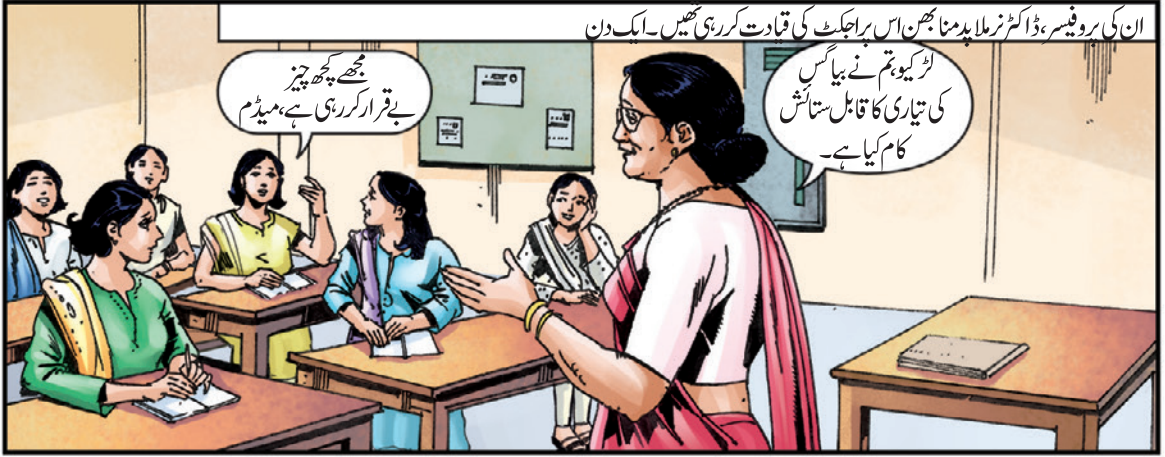
یہ بنانے کے لئے





* بچوں کی نگہداشت کا ایک دیہی مرکز
۸ غربت کے خاتمے اور خواتین کی باختیاری کا ایک پروگرام

** چھ سال سے کم عمر بچوں اور ان کی ماؤں کے لئے ایک فلاحی پروگرام



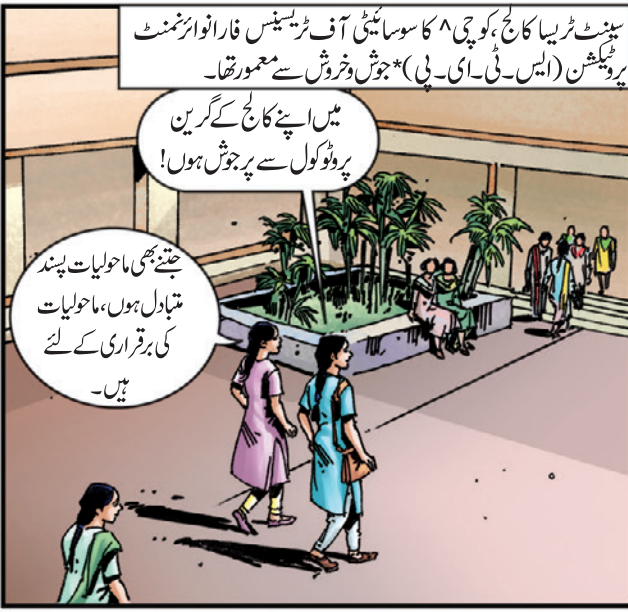
سینٹ ٹریسا کالج

وہ اسکول میں کرافٹ کی کلاس تھی۔



اور یہ میں نے آئس کریم کی ڈنڈی سے پین سیٹ بنایا ہے۔

اس پھول کو دیکھو جسے میں نے پتے کے چھلکوں کا استعمال کرتے ہوئے بنایا ہے۔ کیا یہ خوبصورت نہیں ہے؟



سینٹ ٹریسا کالج، کوچی ۸ کا سوسائٹی آف ٹریڈینس فار انوائرنمنٹ پروٹیکشن (ایس۔ ٹی۔ ای۔ پی) *جوش و خروش سے معمور تھا۔

میں اپنے کالج کے گرین پروڈوکول سے پر جوش ہوں!

جتنے بھی ماحولیات پسند متبادل ہوں، ماحولیات کی برقراری کے لئے ہیں۔



بہت خوب! اس قدر ہنرمندی، آج میں تم کو ایرالا کے ایک کالج کے بعض طلباء کی کہانی بتاتا ہوں جنہوں نے چھینگی ہوئی اشیاء کا استعمال کرتے ہوئے کھلونے بنائے ہیں۔ تم لوگ کرافٹ کی اپنی اگلی کلاس میں انہیں آزمائیں گے۔



اس سلسلہ میں ایس۔ ٹی۔ ای۔ پی نے نقش و نگار کے ساتھ استعمال میں آنے والے کپڑے کے پیگس بنانا اور کالج میں اور سوشل میڈیا پر اسے عام کرنا شروع کیا۔

گرین پروڈوکول، کالج اور اس کے باہر کی دنیا کو مزید ماحولیات دوست بنانے کی سمت ایک سبز سر پہل

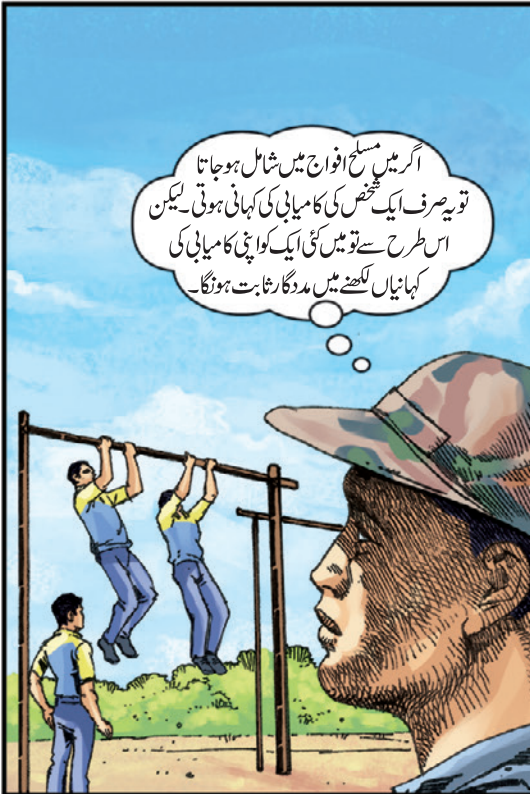
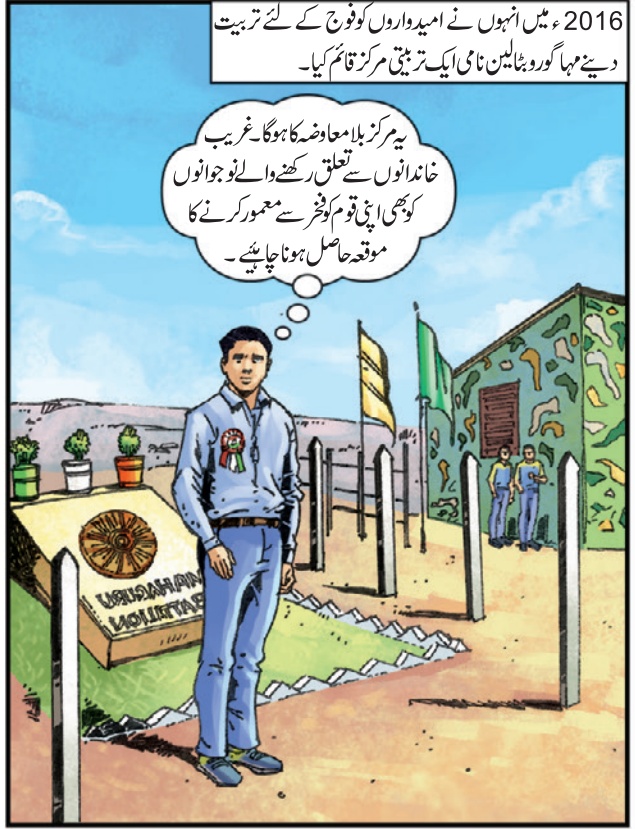
GREEN PROTOCOL
ST. TERESA'S COLLEGE (AUTONOMOUS), ERNAKULAM

The implementation of Green Protocol in St. Teresa's College is an initiative to fulfil our institution's mission to promote programmes that foster eco-justice. The following Green Protocol is proposed to be employed in the college:

1. Foster a culture of reasonable dining by avoiding food wastage.
2. Encourage the use of stainless steel utensils to carry food.
3. Encourage students to use bags, pencil boxes, purses made of cloth to reduce waste which is generally non-recyclable.
4. Promote recycling of waste.
5. Encourage students to serve as brand ambassadors of eco-friendly alternatives to plastic carry bags provided by the Bloom@teresa club.
6. Promote the use of ink pens to prevent accumulation of plastic waste.
7. Avoid plastic covering and resin-binding on project reports and records.
8. Avoid the use of non-biodegradable materials like thermocol.
9. Encourage the use of e-copies of programme material.
10. Encourage students to use reusable water bottles.
11. Avoid the use of single-use plastic bottles.
12. Avoid the use of single-use plastic cups.
13. Clean, segregate and hand over plastic and paper to scrap dealers. Avoid burning them.
14. Store electrical and electronic waste and hand it over for recycling.
15. Post reminders to students and teachers in every room including bathroom, hallway, and lunchroom, to turn off lights, unplug energy-consuming devices when not in use and save water in everyday use.
16. Constitute Green Protocol teams to conduct awareness sessions for class leaders, students and staff.
17. Encourage students to use and promote energy-efficient LED bulbs.
18. Promote recycling of water within the campus.
19. Set up solar power within the college to meet its energy needs.
20. Promote a social entrepreneurship unit to promote eco-friendly products.

اس سلسلہ کی ایک تجویز پلاسٹک کی بجائے کپڑے کے پیگس استعمال کئے جائیں۔

* انٹرپرائیز شپ کا سوشل کلب



شام میں وہ انہیں مزید ایک گھنٹہ کے لئے تحریری امتحان اور انٹرویو کی کوچنگ دیا کرتا۔



دیگر مضامین میں تمہارے گریڈس تو اچھے ہیں، لیکن ریاضی میں نہیں۔ چلو اس پر زیادہ توجہ دیں۔

جیسے ہی سورج طلوع ہوتا، وہ دو گھنٹوں تک انہیں جسمانی ورزش کے لئے رہنمائی کرتا تھا۔



اے بیس دن دو۔ اگر تم تب بھی چھوڑ دینا چاہتے ہو تو میں خوشی سے یہ قبول کر لوں گا۔
ابھی تک بیشتر ٹریننگ کے عادی ہو چکے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ وہ بھی ٹھہر ہی جائے گا۔

ڑہینا ہوتا ہوں۔

اُسے رو کر کیا ۸ میں پوسٹنگ دی گئی۔ ٹریننگ کے دوران انہیں ایک ناگوار کیفیت کا احساس ہوا۔



اچھے امیدوار بھی فزیکل فٹنس ٹسٹ میں دشواری محسوس کر رہے ہیں۔
شانہ میرا نصب العین یہاں نہیں بلکہ ان کی مدد میں مضر ہے۔

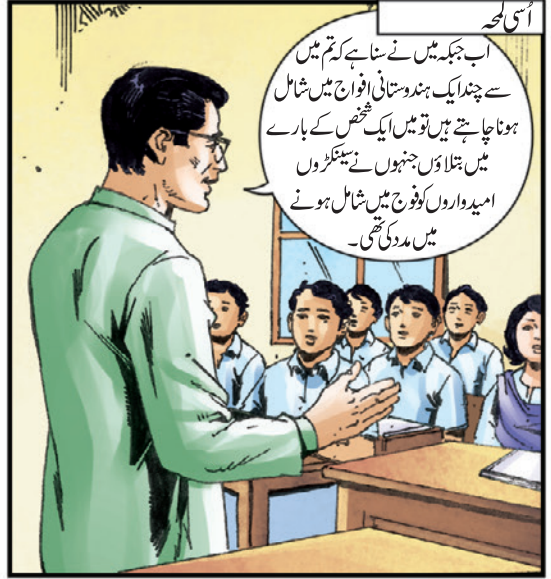
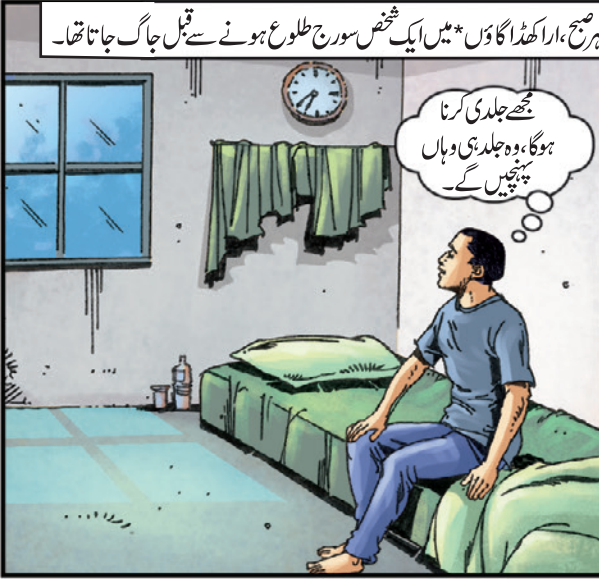
یہ شخص سیلونائیک تھا۔



تم سب سے کل نکلیں گے۔
ہاں، نائیک سر

سیلو خود نے مسلح افواج میں شامل ہونے کی درخواست دی تھی اور اُسے او آئی ایس ایف میں پوزیشن کی پیش کش بھی کی گئی تھی۔

سیلو نائیک



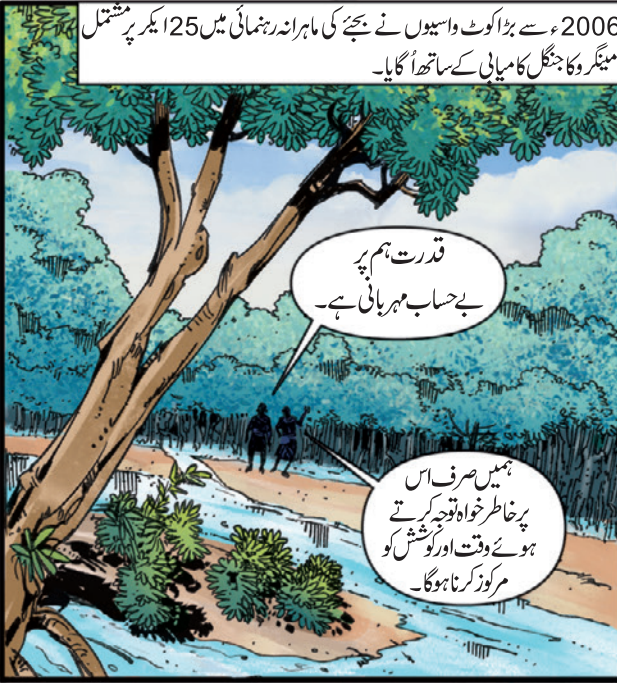
گاؤں والوں نے ساتھ ہی ساتھ سمندری پانی اور تازہ پانی کی آمیزش والے جوار بھاناکے چپائیس * بھی بنائے۔

پادرکھو، مینگر وز صرف کھارے پانی میں ہی نہیں پنپ سکتے۔ انہیں سادہ پانی بھی درکار ہوتا ہے۔



قدرت ہم پر بے حساب مہربانی ہے۔

ہمیں صرف اس پر خاطر خواہ توجہ کرتے ہوئے وقت اور کوشش کو مرکوز کرنا ہوگا۔



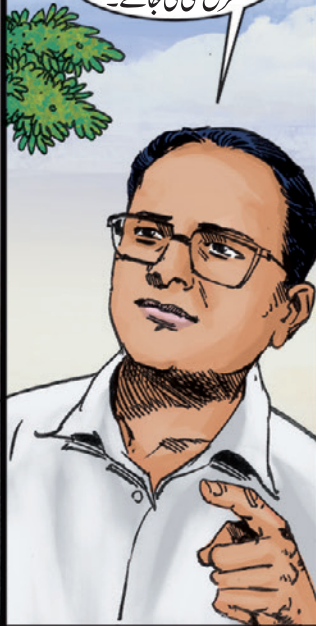
بڑا کوٹ کے لوگ اپنے تحفظ کے لئے بجے کی انتھک کوششوں کے مرہون منت رہیں گے۔



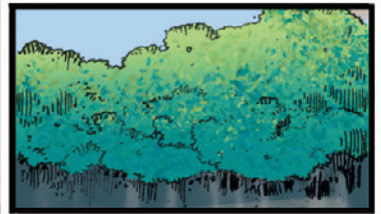
مینگر وز گاؤں کے لوگوں کو سیلاب اور طوفان سے بچانے میں بدستور آڑ بنے ہوئے ہیں۔

بجے تحقیق جاری رکھتے ہوئے مینگر وز کے مزید انواع و اقسام کا اضافہ کیا کرتے ہیں۔

ہم ایک ایسا نمونہ تیار کرنے کی خواہش رکھتے ہیں جو ہمارے طلباء اور تحقیق کنندگان میں جاگرتی پیدا کرے کہ ساحلی خطرات میں کس طرح کمی کی جائے۔

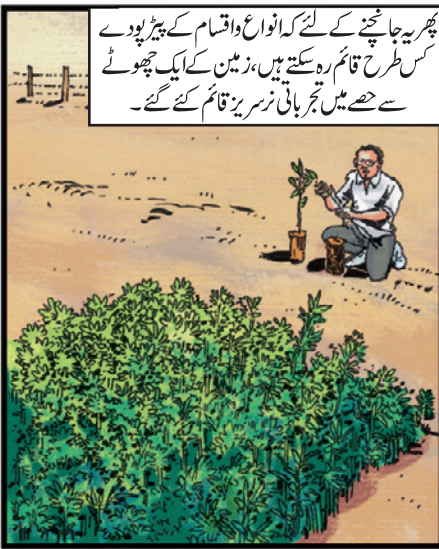
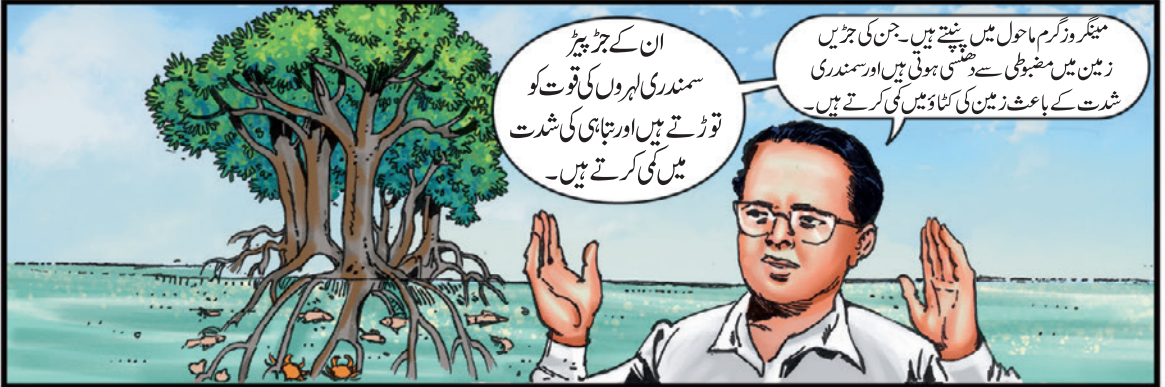
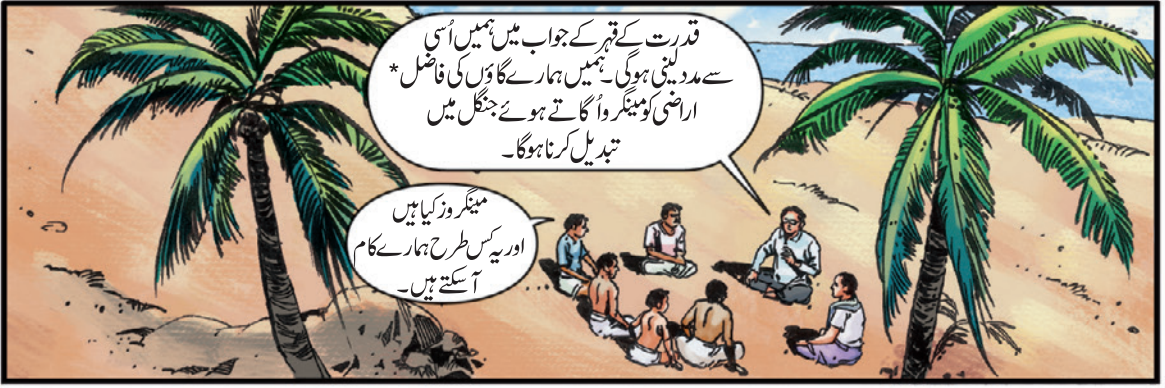


کیوٹی کے ذریعہ قائم کئے گئے جنگل میں مینگر وز کی 27 اقسام موجود ہیں جن میں بروگیر، سونی رائیا اور کنڈیلا بھی شامل ہیں۔

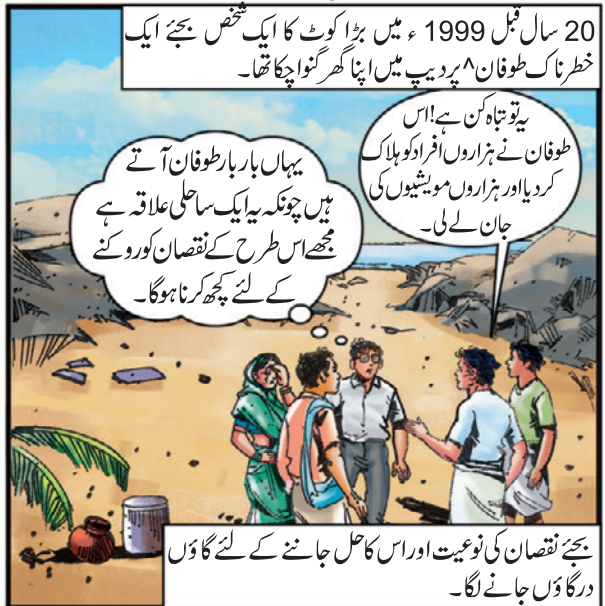
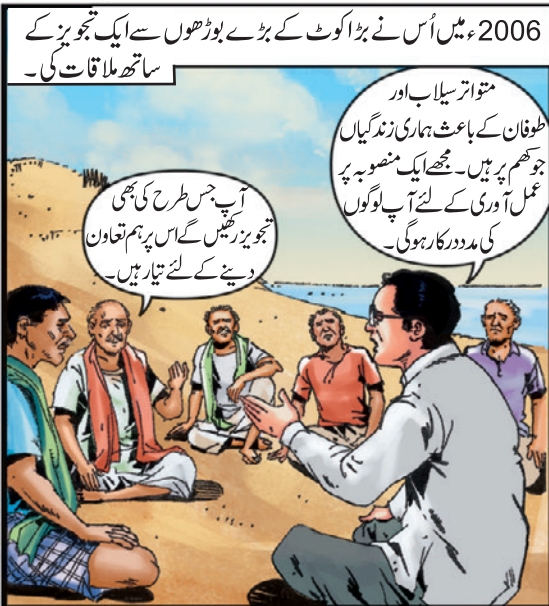
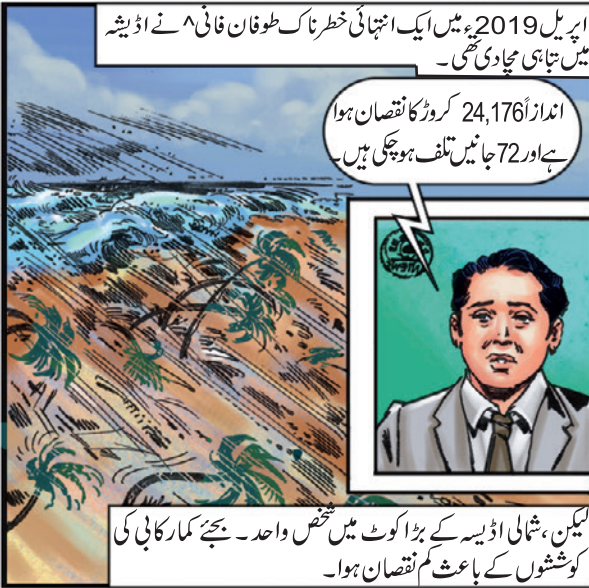


ان تمام اقسام کے پودوں کی ہر دن نگہداشت ہوتی ہے

* پودوں کے کنارے کنارے پانی جمع کرنے کی جگہ۔



بجئے کمار کابی



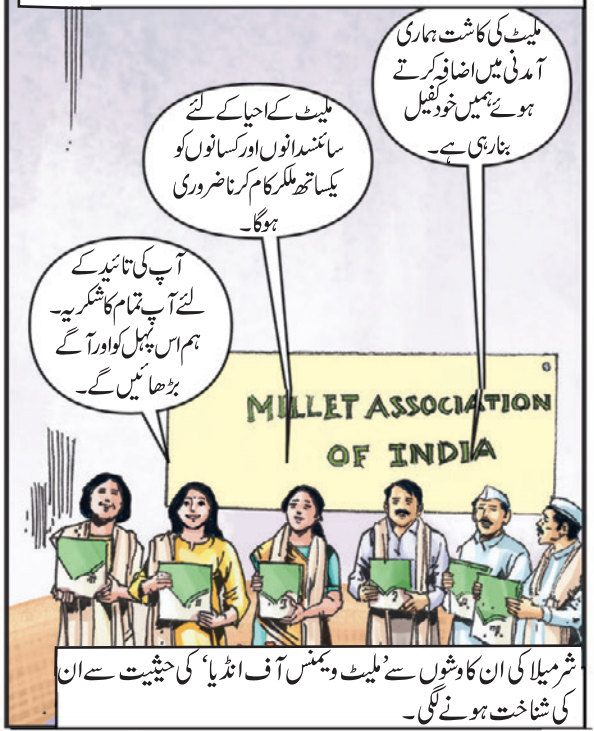
شرمیلا کو ملیٹس کے بارے میں طلباء کو بتلانے کے لئے کئی کالجوں سے دعوت نامے وصول ہوئے۔



میڈم، آپ کے جدید طریقہ کار تو بہتر ہیں۔ لیکن کئی لوگ ملیٹ کو جانوروں کی غذا تصور کرتے ہیں۔

بالکل صحیح، صرف یہی نہیں بلکہ دوسرے ممالک میں بھی۔ ہمیں لوگوں کو اس جادوئی اناج کی خصوصیات کے بارے میں بتلانا ہوگا۔

آئندہ برسوں میں شرمیلا کی کاوشوں نے ملیٹ کے سائنسدانوں، کاشتکاروں اور سرگرم کارکنوں کو یکجا کر کے ملیٹ اسوسی ایشن آف انڈیا کے قیام کی راہ فراہم کی۔



ملیٹ کی کاشت ہماری آمدنی میں اضافہ کرتے ہوئے ہمیں خود فیصل بناتی ہے۔

ملیٹ کے اچیا کے لئے سائنسدانوں اور کسانوں کو یکساں ملکر کام کرنا ضروری ہوگا۔

آپ کی تائید کے لئے آپ تمام کاشتکاریہ ہم اس چیل کو اور آگے بڑھائیں گے۔

MILLET ASSOCIATION OF INDIA

شرمیلا کی ان کاوشوں سے 'ملیٹ ویمنس آف انڈیا' کی حیثیت سے ان کی شناخت ہونے لگی۔

جب کوویڈ-19 وبا پھیلی تو شرمیلا نے لوگوں کو ملیٹ کھانے کے لئے راغب کرنے میں اور زیادہ زور لگایا۔



ملیٹس ہماری طاقت بڑھاتے ہیں اور ہمیں کوویڈ-19 کی طرح کے چیلنج سے نمٹنے اور برقراری صحت میں مدد دیتے ہیں۔ یہ صرف بیمار لوگوں کے لئے ہی نہیں بلکہ یہ سب کے لئے ہیں۔ وہ ہمارے کاشتکاروں اور جملہ انسانیت کے لئے کارآمد ہوتے ہیں۔

شرمیلا اس سوال کے کام کا وزیر اعظم مودی نے اپنے ریڈیو پروگرام من کی بات میں اعتراف کیا۔ ان کی اور دیگر لوگوں کی کاوشوں سے اقوام متحدہ نے 2023ء کو ملیٹس (Millets) کا بین الاقوامی سال قرار دیا۔

* امریکہ کی ایک پروڈیو نیورسٹی



غیر صحت بخش غذا کے باعث شہر میں ذیابیطس، قلب کے مسائل اور موٹاپے کی طرح کے صحت کے مسائل پیدا ہو رہے ہیں۔

ہم تو ملیٹ کھاتے ہیں اور ہمیں صحت کے کوئی مسائل نہیں ہیں۔

شرمیلا 45 سال کی عمر میں باروڈیو نیورسٹی* کہیں۔ انہوں نے پانی کی حکمت پر امتیازی مہارت حاصل کی اس طرح وہ واٹر ڈپلومیٹ بننے والی پہلی ہندوستانی خاتون ہیں۔

شرمیلانے مرد و خواتین ہر دو پر مبنی کسانوں کے ایک گروپ کو میٹنگ کے لئے طلب کیا۔

میں بیرون ملک سے نئے
نظریہ کے ساتھ آئی ہوں۔ ہمیں ان
کے بارے میں معلومات حاصل کرنا
ہماری حکومت نے ہمارے لئے
کی ہیں۔

کیا ہم غلط طریقے سے کاشت کر رہے ہیں۔

یہی نہیں بلکہ ہمیں ہماری
کاشت کی تکنیکس کو بہتر بنانے اور زیادہ
سے زیادہ غذائی اشیاء کی پیداوار کے طریقہ
کار اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔

شرمیلہ کو برطانیہ میں ماحولیاتی قانون کے کورس کے لئے ایک اسکالرشپ منظور ہوا اور جلد ہی وہ ڈگری کے ساتھ واپس ہوئیں۔

شرمیل اتم واپس
ہو؟ ہم سمجھتے تھے کہ تم
ہیں قیام کر لو گی۔

میں ایک منصوبہ کے ساتھ
 آئی ہوں گا کی! چلو اس ہفتہ کے
 ہم کسانوں کو جمع کریں اور میں
 وہ سب کچھ بتاؤں گی جو میں نے
 وہاں سیکھی ہیں۔

ہم نے ملیٹ کی کم مقدار
 بوئی ہیں۔ ویسے چاول اور گیہوں کی
 زیادہ فروخت ہوتی ہے۔

اس بارے میں سوچو۔ ملیٹ کی
شت پر کچھ زیادہ خرچ نہیں آتا وہ درجہ
ت میں یکفخت تبدیلی کو بھی برداشت
لیتے ہیں۔ اس سے ہماری آمدنی میں
بھی اضافہ ہوگا۔

وقت گزرتے، شرمیلا کی کوششیں رنگ لائیں، جس سے کاشت اور کاشتکاروں کی زندگیوں میں بہتری آئی۔

میں سمجھتی ہوں کہ
پانی کی قلت کے باعث ہمیں
مسائل درپیش ہیں۔

ہم ایسی کاشت اُگا سکتے
ہیں جو ہمارے علاقے کے لئے موزوں
ہو۔ مثلاً دانہ والی اشیاء یعنی ملیٹ جس
کے لئے کم پانی درکار ہوتا ہے۔

2010ء میں شرمیلا نے ”گرین انرجی فاؤنڈیشن“ قائم کی۔

ہمارا فائونڈیشن انڈیا ملٹ مشن شروع کرے گا جس کے تحت کسانوں کے لئے ورکشاپس کا اہتمام کیا جائے گا۔ ہم کاشتکاری کیلئے مزید خواتین کی حوصلہ افزائی کریں گے۔



Green Energy
Foundation

شرمیلا اوسوال



اسکول میں وقفہ تھا اور طلباء اسناکس کا لطف لے رہے تھے۔

یہ راگی ندی ہے، یہ میری آبائی ریاست کی ایک مقبول ڈش ہے۔

یہ کیا ہے؟

ہائے میں، باجرہ کی روٹی لائی ہوں جو میرے آبائی مقام کی ایک روایتی ڈش ہے۔



اور انہوں نے ایسا ہی کیا۔

بیشتر ہندوستانی روایتی کھانے میں راگی،

جوار**، باجرہ کی طرح کے بیجوں کا استعمال ہوتا ہے جو کہ یہ بہت صحت بخش ہوتے ہیں۔ میں آج شرمیلا اوسوال نامی ایک خاتون کی کہانی سناتا ہوں جنہوں نے ہمارے ملک میں بڑے پیمانے پر ملیٹ (Millet) کی کاشت کا احیاء کیا تھا۔



لگتا ہے کہ آج

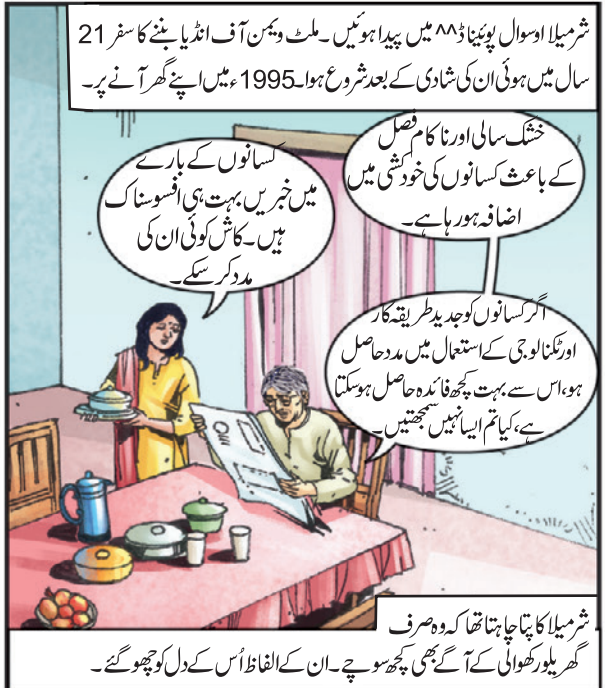
روایتی یوم اغذیہ ہے، ہا ہا!

چلو نا تیر سر کو یہ بتلاتے ہیں ان کے پاس روایتی پکوان کی کوئی دلچسپ کہانی ہوگی



اس رات۔

مجھے کسانوں کی مدد کے لئے کچھ کرنا ہے۔ میں ان کے حقوق کے بارے میں ان میں شعور پیدا کروں گی۔ مجھے یقین ہے کہ ان میں سے کئی ایک کو ان سرکاری اسکیموں کی جانکاری بھی نہیں ہوگی جو ان کے لئے فائدہ مند ہو سکتی ہیں۔



شرمیلا اوسوال پونینا ڈسٹرکٹ میں پیدا ہوئیں۔ ملٹ ویمن آف انڈیا نے کا ستر 21 سال میں ہوئی ان کی شادی کے بعد شروع ہوا۔ 1995ء میں اپنے گھر آنے پر۔

خشک سالی اور نا کام فصل کے باعث کسانوں کی خودکشی میں اضافہ ہو رہا ہے۔

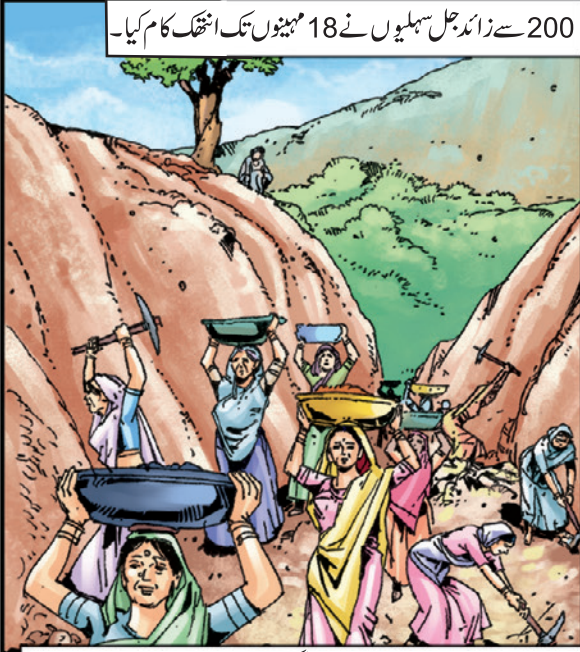
کسانوں کے بارے میں خبریں بہت ہی افسوسناک ہیں۔ کاش کوئی ان کی مدد کر سکے۔

اگر کسانوں کو جدید طریقہ کار اور ٹکنالوجی کے استعمال میں مدد حاصل ہو اس سے بہت کچھ فائدہ حاصل ہو سکتا ہے، کیا تم ایسا نہیں سمجھتیں۔

شرمیلا کا پتا چاہتا تھا کہ وہ صرف گھر بیٹھ رہی ہے۔ ان کے الفاظ اس کے دل کو چھو گئے۔

* فنگر ملیٹ (Millet) بالاس
* پیرل باجرہ فلیٹ بریڈ

200 سے زائد جل سہلیوں نے 18 مہینوں تک انتھک کام کیا۔



بالآخر پہاڑی کوکاٹے ہوئے خندق تیار ہو گئی اور اس طرح گاؤں کو پانی میسر آ گیا۔

این جی او کی مدد سے خواتین نے جلد ہی کھدائی شروع کر دی۔

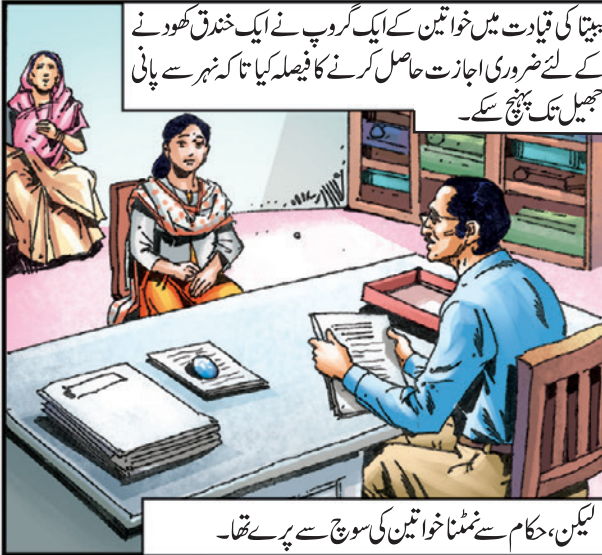
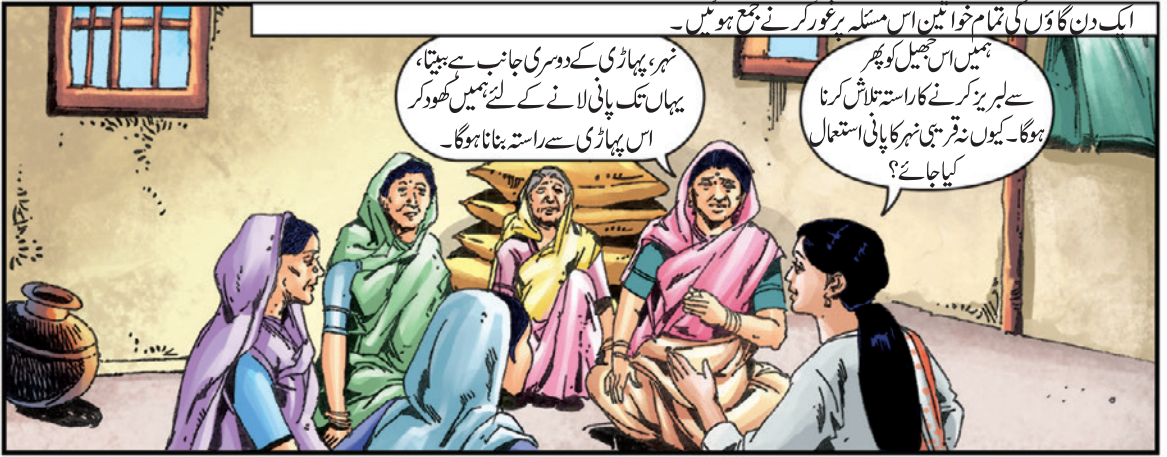


وزیراعظم مودی کی جانب سے ہیتا کی کاوشوں کی ستائش کے بعد پانی کے تحفظ کا اُس کا عزم اور مستحکم ہو گیا۔



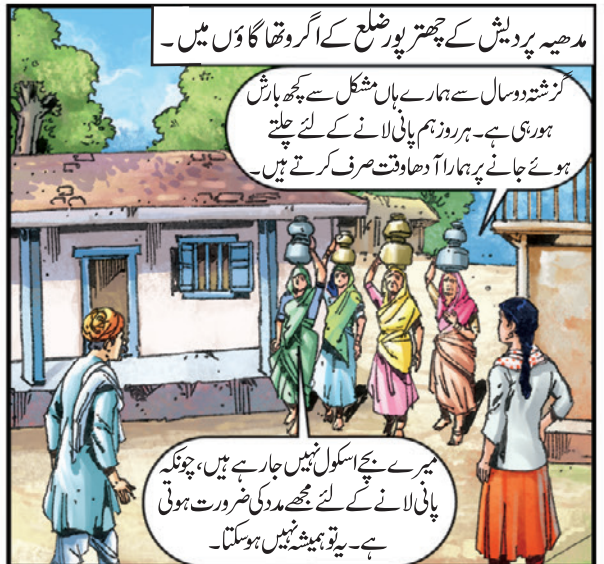
اب وہ اور ذرائع سے بھی گاؤں کو پانی لانے کا راستہ بنانے کے لئے کام کر رہی ہے۔

* پانی کی دوست، اس پراجکٹ پر کام کرنے والی خواتین کے گروپ کو دیا گیا نام

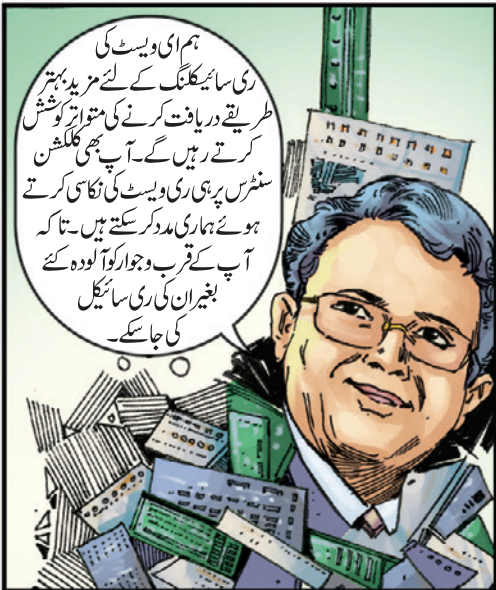


بیتا راجپوت

گرمائی تعطیلات ختم ہو گئیں تھیں، اور وہ اسکول کا پہلا دن تھا۔



ای۔ پریسار نے اس کے لئے سادہ، محفوظ اور ماحولیات دوست طریقے وضع کئے۔

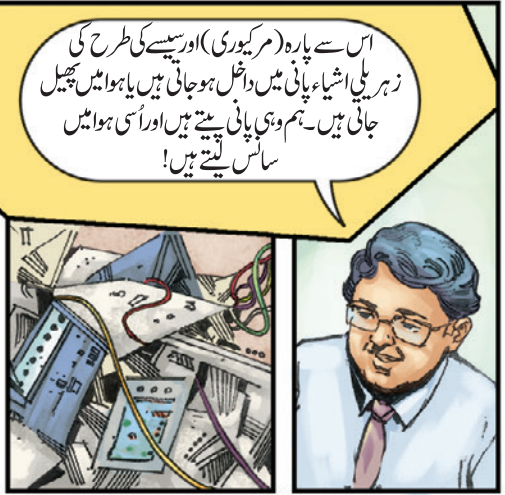
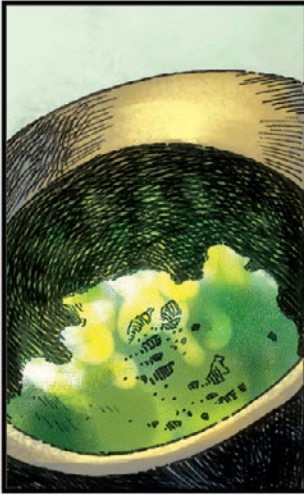


2010ء میں ای پریسار کو وزارت چھوٹی و اوسط صنعتوں سے بہترین صنعتکار کے قومی ایوارڈس کا پہلا انعام حاصل ہوا۔

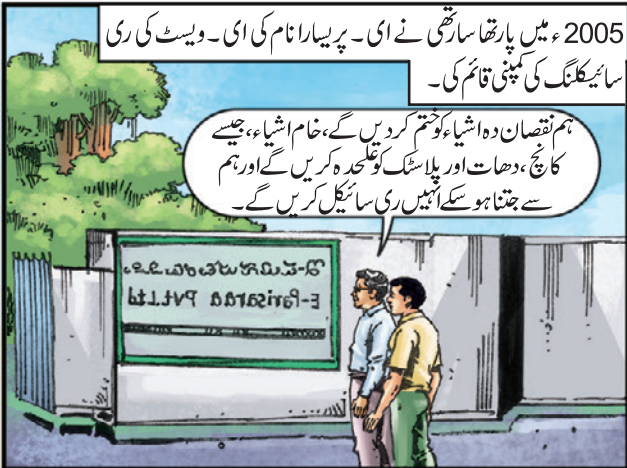




چونکہ انہیں یہ دھات نکالنے کا صحیح طریقہ معلوم نہیں ہوتا، تو وہ انہیں چل ڈالتے ہیں اور پھر باقی ماندہ فضلاء کو یا تو جلادیتے ہیں یا انہیں ندی، نالوں میں پھینک دیتے ہیں۔



اس سے پارہ (مرکیوری) اور سیسے کی طرح کی زہریلی اشیاء پانی میں داخل ہو جاتی ہیں یا ہوا میں پھیل جاتی ہیں۔ ہم وہی پانی پیتے ہیں اور اُسی ہوا میں سانس لیتے ہیں!



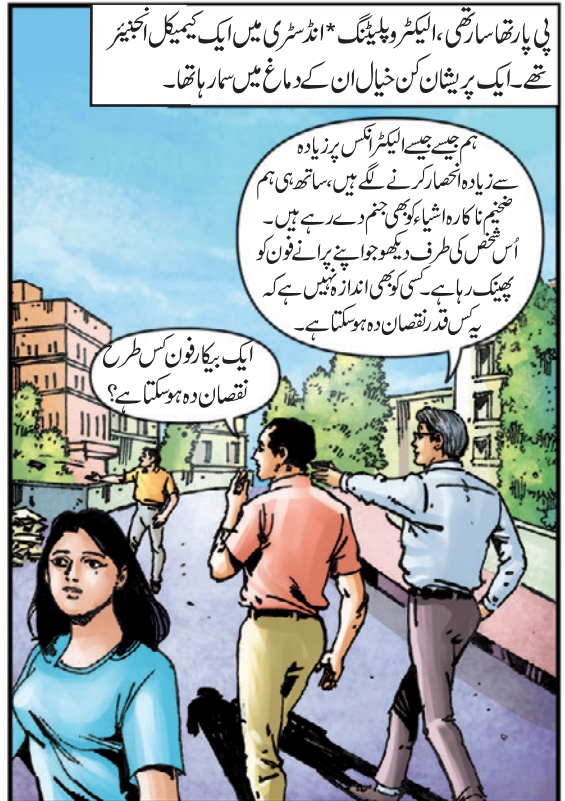
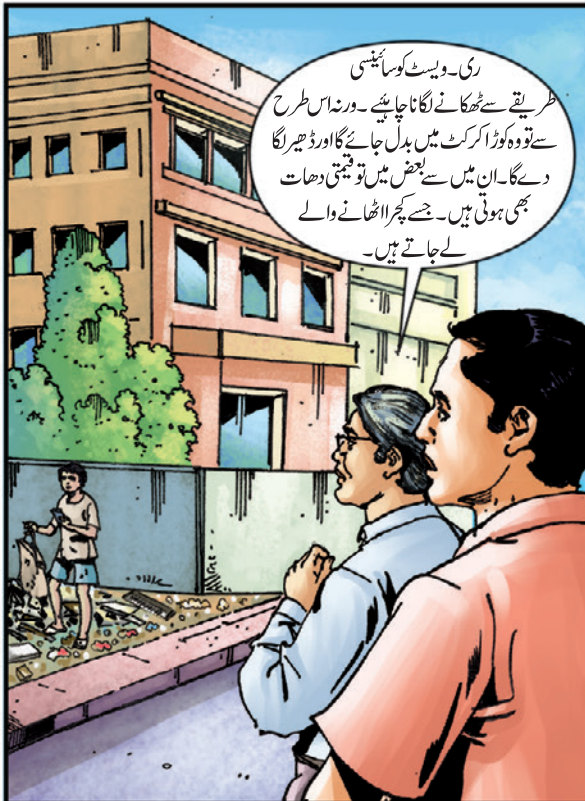
2005ء میں پارٹھا سارثی نے ای۔ پر پیارا نام کی ای۔ ویسٹ کی ری سائیکلنگ کی کمپنی قائم کی۔

ہم نقصان دہ اشیاء کو ختم کر دیں گے، خام اشیاء، جیسے کاچ، دھات اور پلاسٹک کو علیحدہ کریں گے اور ہم سے جتنا ہو سکے انہیں ری سائیکل کریں گے۔

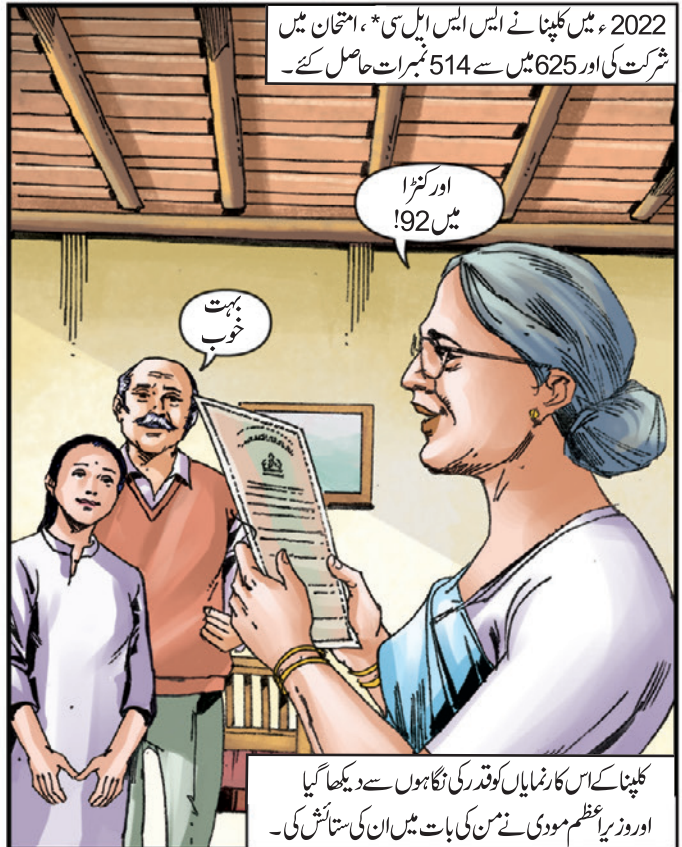
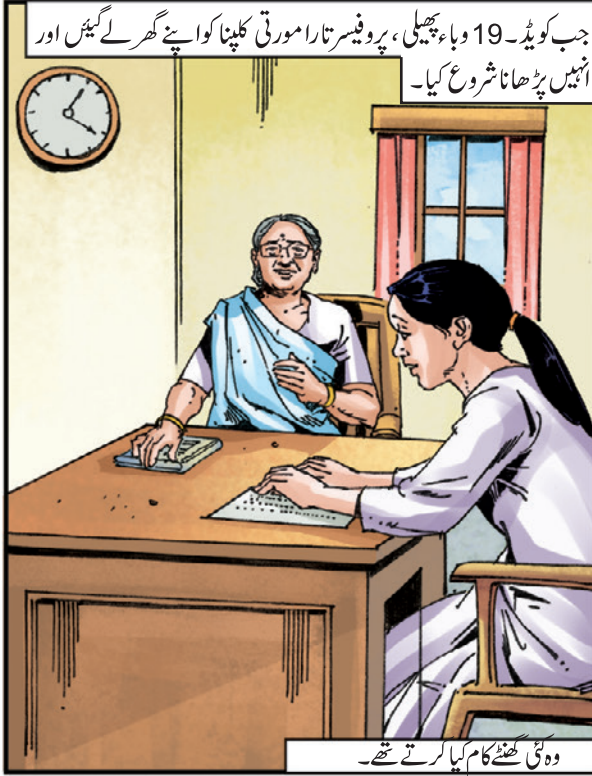


مجھے معلوم نہیں تھا کہ ای۔ ویسٹ ماحولیات میں زہر آلود آلودگی پھیلا سکتا ہے! ہاں وہ ایسا ہی کرتا ہے۔ ہندوستان ای۔ ویسٹ پیدا کرنے والا دنیا کا تیسرا ملک ہے لیکن اُس کی نکاسی کے بارے میں کوئی آگاہی نہیں ہے۔

ای - پریسارا



* ایک دھات کو دوسرے دھات سے کوئنگ کرنے کا عمل



اس کا دوا ایک مہمان کی شکل میں برآمد ہوا۔

میرا نام پروفیسر تارا مورٹی ہے۔ میں یہاں ایک تعلیمی دورہ پر ہوں۔ کیا میں اپنا کام مکمل ہونے تک آپ کے گھر میں ایک کمرہ کرایہ پر حاصل کر سکتی ہوں۔

ضرور ہمارے گھر میں آپ کا خیر مقدم ہے۔

جیسے جیسے وقت گزرتا گیا۔

پروفیسر کیا آپ مجھے اُس کتاب کے بارے میں بتلائیں گی جو آپ اب پڑھ رہی ہیں۔

وہ کافی تعلیم یافتہ ہیں۔ غالباً وہ کلپنا کی مدد کر سکیں گی۔

انہوں نے ویسا ہی کیا۔ پروفیسر تارا مورٹی نے کلپنا کو میسور* کے رنگا راؤ یادگاری اقامتی اسکول برائے معذورین میں شریک کروادیا۔

میں اپنی نواسی کے لئے ایک اچھے اسکول کی تلاش میں ہوں۔ کیا آپ کچھ تجویز کر سکیں گی۔

اگر آپ مجھ پر بھروسہ کریں تو میں اُسے اپنے ساتھ کرناٹک اپنے گھر لے جاؤں گی۔ وہاں میں کچھ ایسا تلاش کر پاؤں گی جو اس کے لئے مناسب ہوگا۔

یہ نو بہت بہترین ہے۔ یہ تو ایک بہتر شروعات ہے جس کی میں ہمیشہ سے خواہشمند رہی تھی۔

كلينا

وہ اسکول کا وقفہ تھا اور طلباء آنکھیں میچولی کھیل رہے تھے۔



ایک دن، جوشی مٹھ * ٹاؤن میں ایک آٹھ سالہ لڑکی کی زندگی میں اُتار چڑھاؤ ہو رہا تھا۔

تب دق اور دماغی بخار کے باعث کلپنا نے دونوں آنکھوں کی بینائی کھودی ہے۔



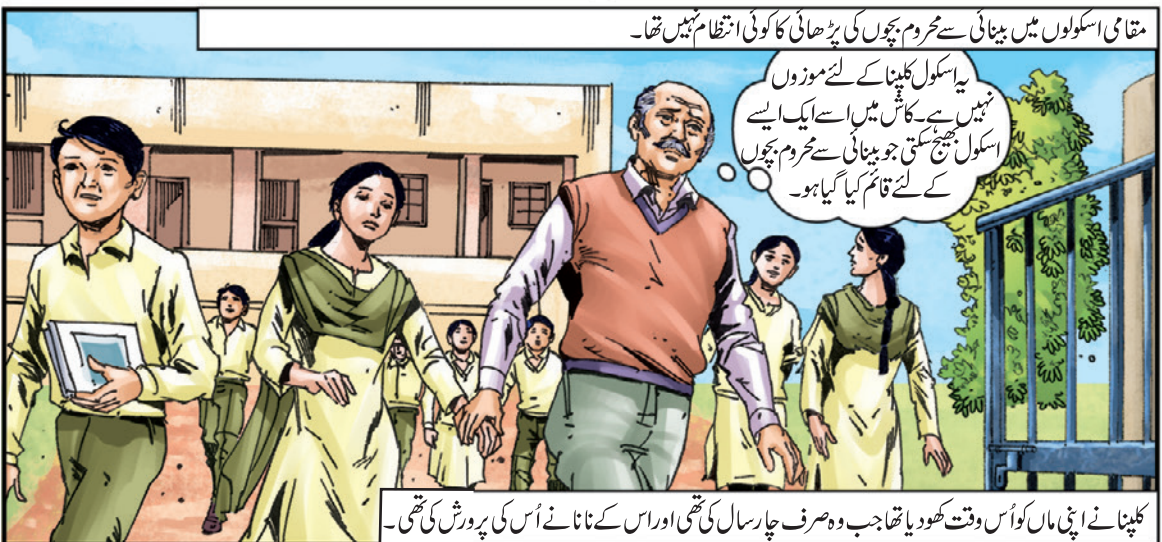
صحیح نہیں، میں تمہیں
کلینا کے بارے میں بتلاتا ہوں،
جو دیکھ نہیں سکتی، لیکن اُس نے ہار
نہیں مانی۔

سر، آنکھ موچھ کر
کسی کو بھی پکڑنا
ناممکن ہوتا ہے۔

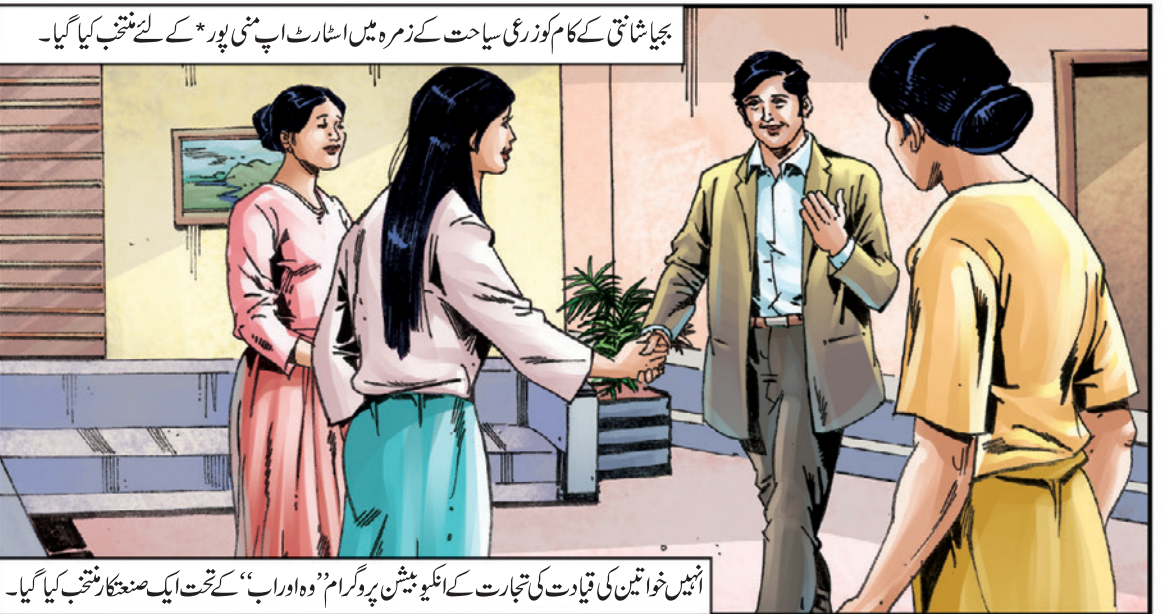
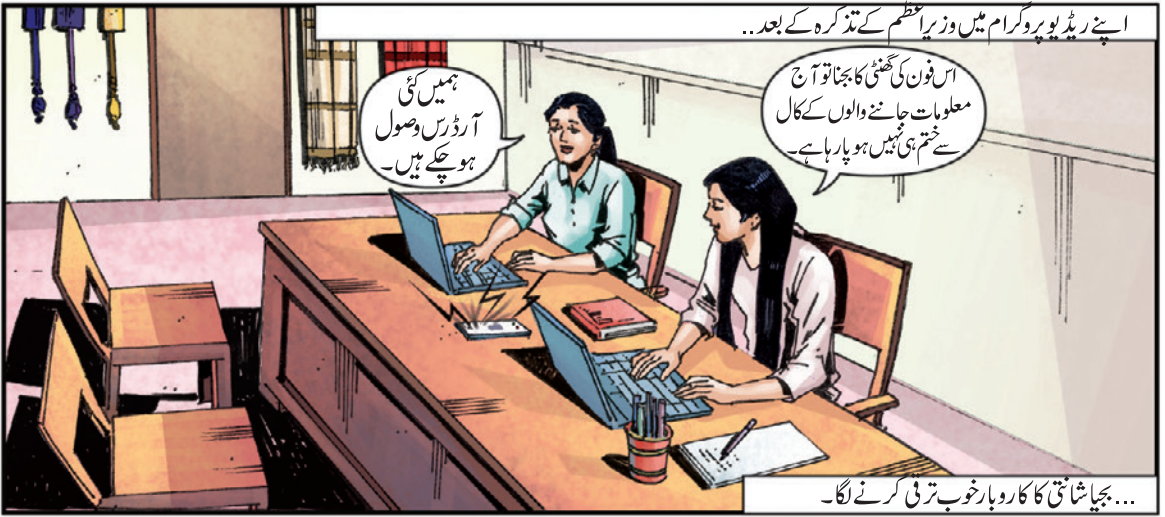


مقامی اسکولوں میں بینائی سے محروم بچوں کی پڑھائی کا کوئی انتظام نہیں تھا۔

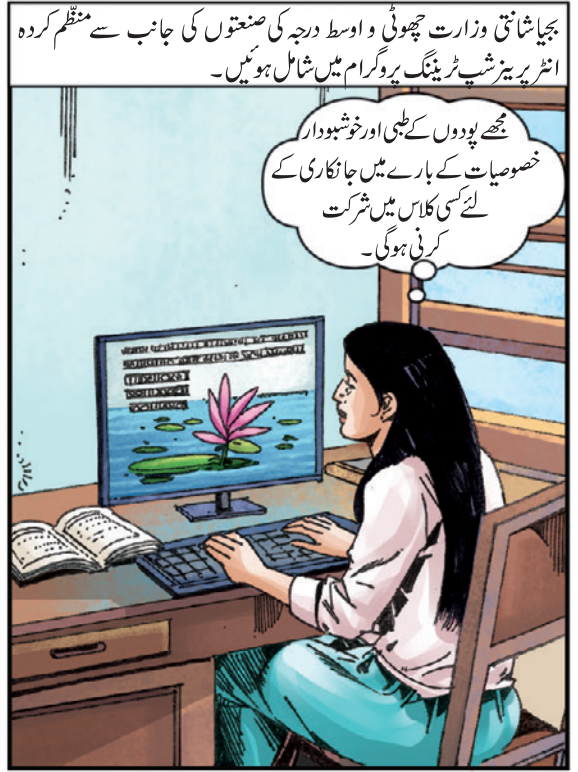
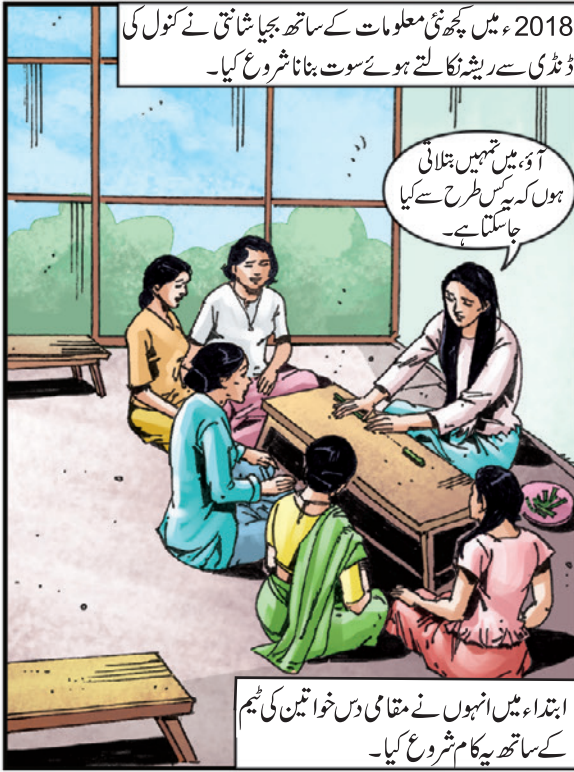
یہ اسکول کلپنا کے لئے موزوں
نہیں ہے۔ کاش میں اسے ایک ایسے
اسکول بھیج سکتی جو دینی سے محروم بچوں
کے لئے قائم کیا گیا ہو۔



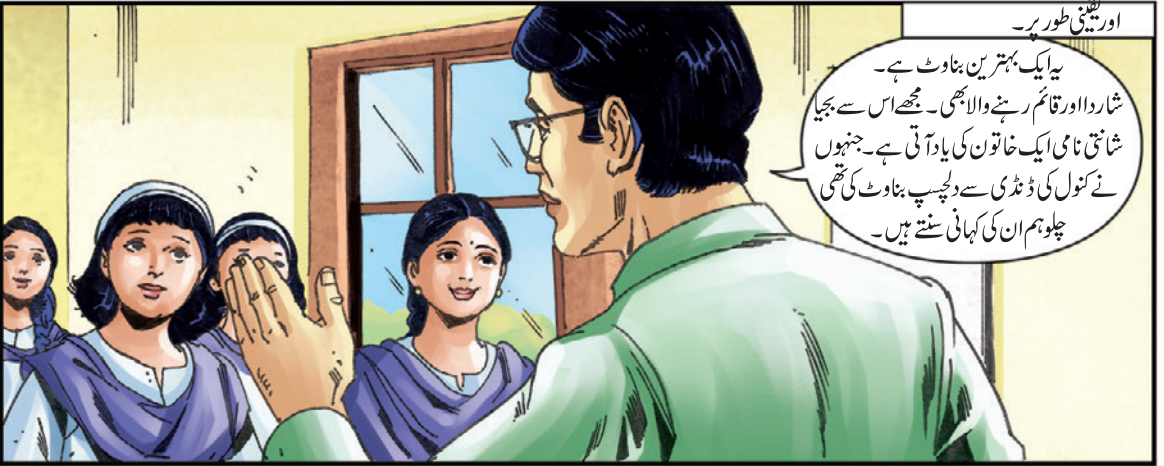
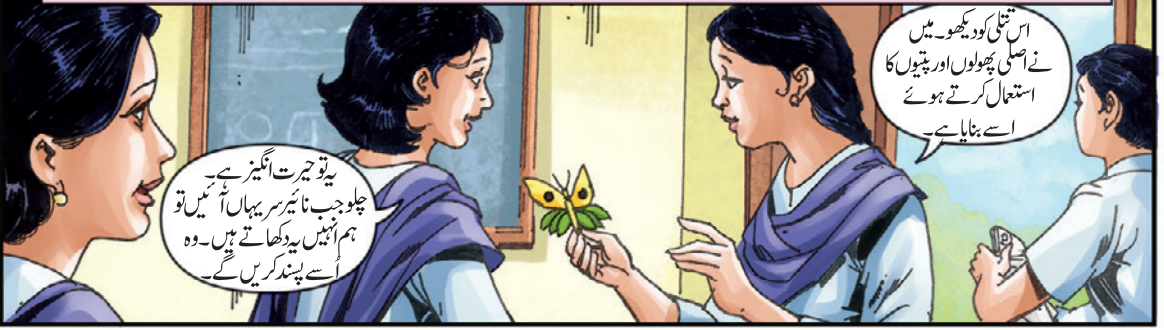
کلپینا نے اپنی ماں کو اُس وقت کھو دیا تھا جب وہ صرف چار سال کی تھی اور اس کے نانا نے اُس کی پرورش کی تھی۔



انہیں خواتین کی قیادت کی تجارت کے انکوبیشن پروگرام ”وہ اوراب“ کے تحت ایک صنعتکار منتخب کیا گیا۔
*منی پور میں صنعتکاری اور جدت پسندی کے فروغ کی ایک سرکاری اسکیم۔



ٹونگبرم بجیا شانتی

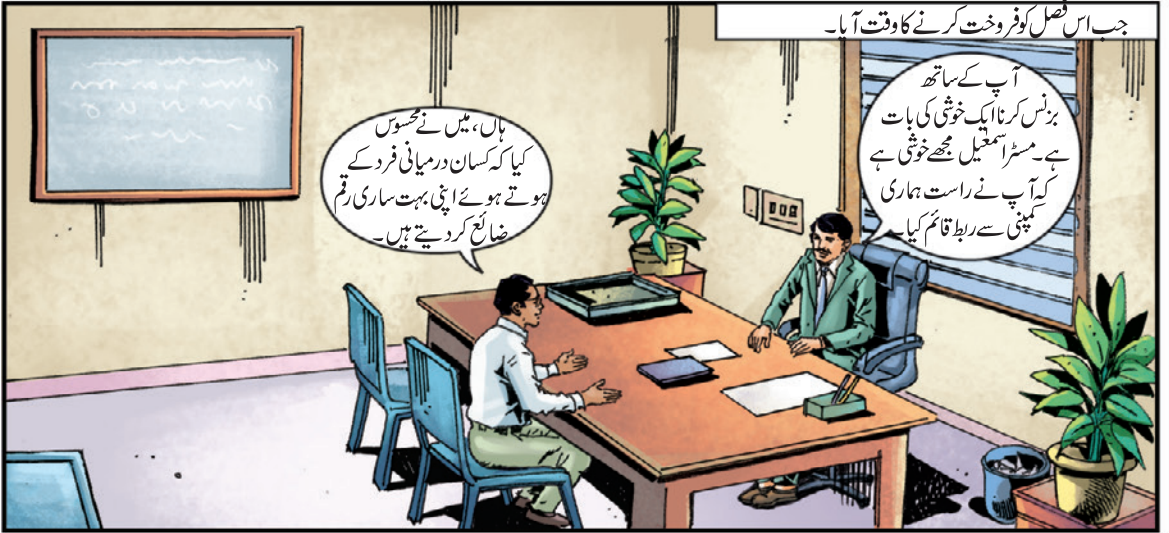


* بشنوپور، منی پور میں تازہ پانی کی ایک جھیل۔

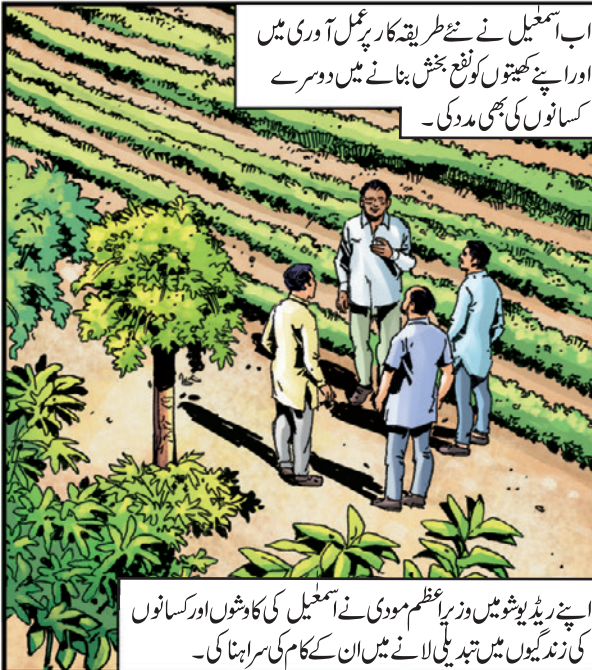
اس کی بہ جدت کامیاب رہی اور جلد ہی وہ اعلیٰ قسم کے آلوؤں کے لئے پہچانے جانے لگا۔



جب اس فصل کو فروخت کرنے کا وقت آیا۔



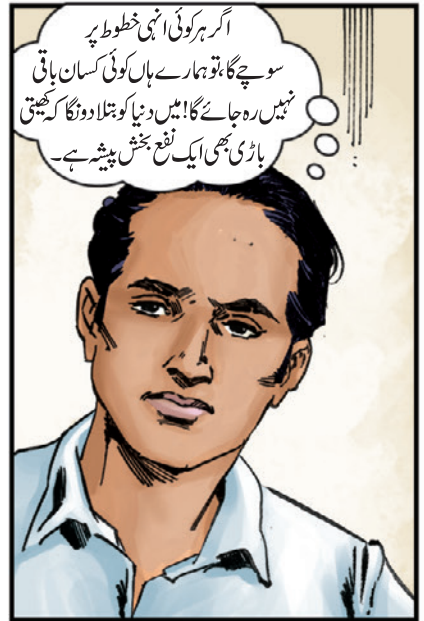
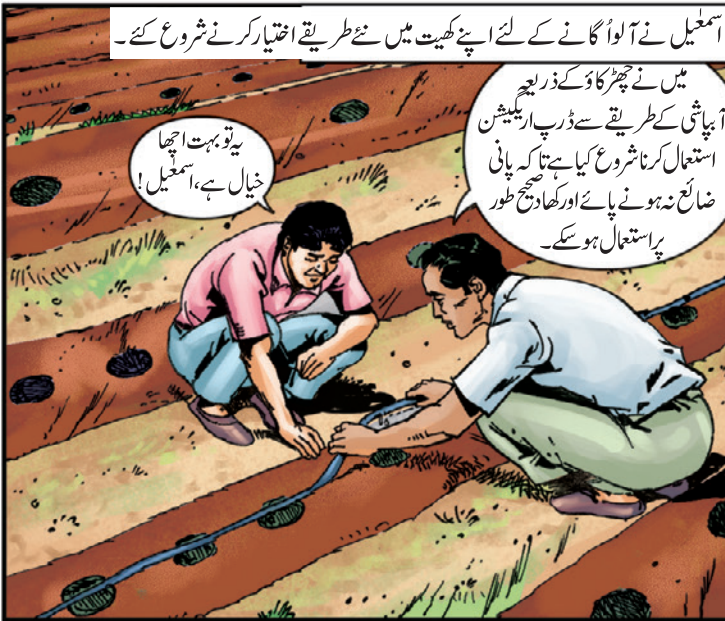
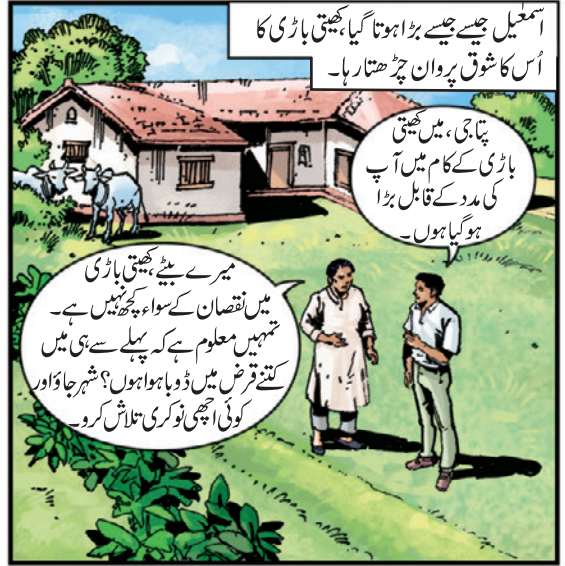
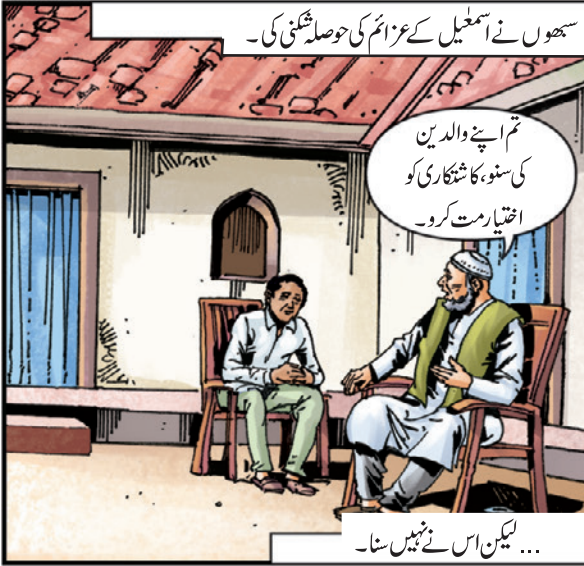
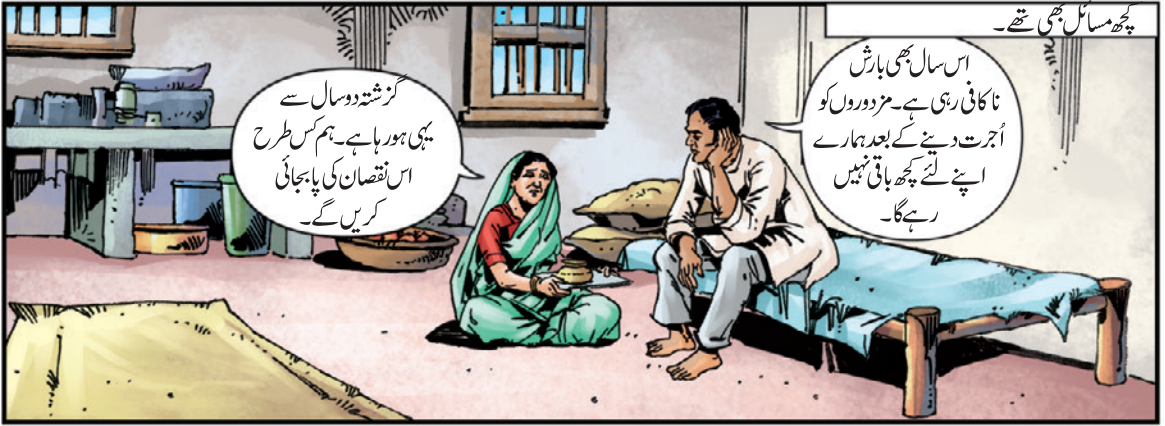
وہیں سے اسمعیل نے دریائی فرد کے بغیر اپنی اعلیٰ قسم کی فصل کئی بڑی کمپنیوں کو فروخت کیں۔



اپنے ریڈیو میں وزیراعظم مودی نے اسمعیل کی کاوشوں اور کسانوں کی زندگیوں میں تبدیلی لانے میں ان کے کام کی سراہنا کی۔



کچھ مسائل بھی تھے۔



اسمعیل بھائی شیرو

وہ نائیرسری کلاس تھی اور طلباء ایک اور من کی بات کی کہانی کے انتظار میں تھے۔

کیا آپ نے شدید بارش کے باعث کسانوں کو
ہوئے نقصانات کے بارے میں پڑھا ہے۔

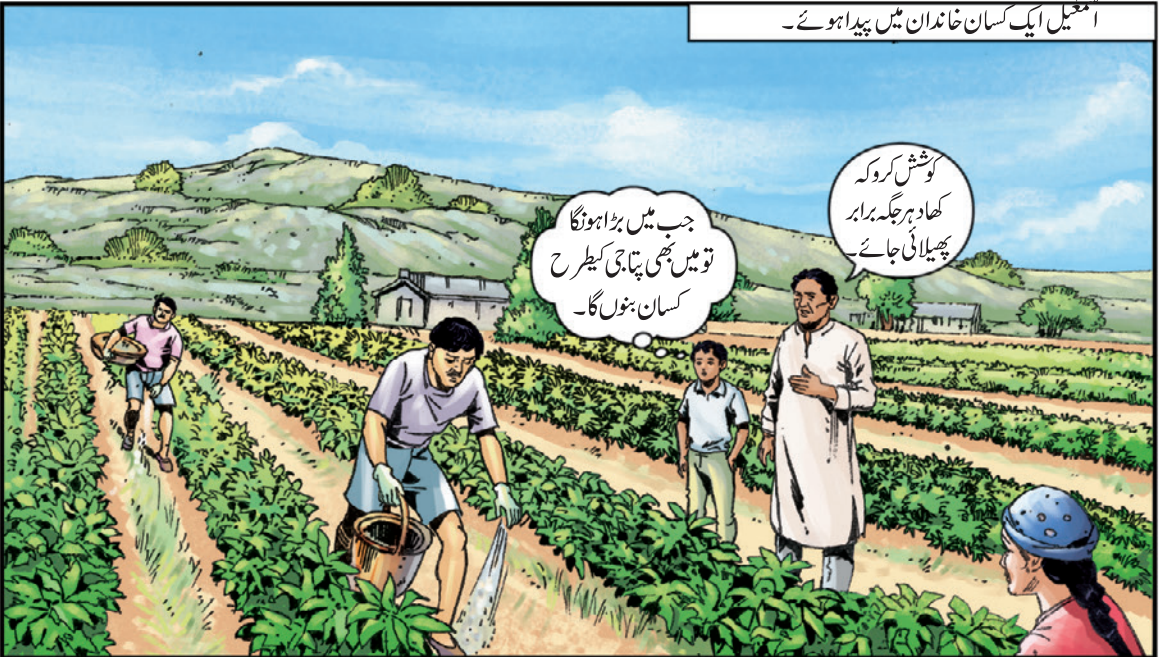
ہاں، میرے ڈیڈی
مجھے بتا رہے تھے کہ خراب
موہم کس طرح پوری کی پوری
فصل کو تباہ کر دیتا ہے۔

لیکن آج کی کہانی ایک
کسان کے بارے میں ہے جس نے
ثابت کیا کہ نئی کھوج سے بھرتی باڑی بھی
نفع بخش ہو سکتی ہے۔ وہ گجرات کے ایک
گاؤں رام پور کے
اسمعیل بھائی شیرو تھے۔

تمہارے ڈیڈی صحیح تھے، پوچھا بھتی باڑی
ایک جو ہم بھر اپیشہ ہے۔



اسمعیل ایک کسان خاندان میں پیدا ہوئے۔



فہرست

3	اسمعیل بھائی شیرو	1
6	ٹونگبرم بجیا شانتی	2
9	کلپنا	3
12	ای۔ پرسیارا	4
15	بیتارا چپوت	5
18	شرمیلا اوسوال	6
21	بجے کمار کابی	7
24	سیلونائیک	8
27	سینٹ ٹریسا کالج	9
30	کملا موہارانا	10

اگر کوئی کسی مسئلہ سے دوچار ہوتا ہے، تو وہ کیا کر سکتا ہے؟ ہم میں سے بعض مسئلہ کو نظر انداز کر دیتے ہیں، کچھ اس بارے میں فکرمند ہو جاتے ہیں لیکن کچھ کرتے نہیں جبکہ بعض اس کا حل تلاش کرتے ہیں۔
بیہتارا چپوت نے حل تلاش کرنے کی کوشش کی۔

جب ان کے گاؤں کی جھیل خشک ہو گئی اور لوگوں کو پانی حاصل کرنے کے لئے کئی میل پیدل جانا پڑ رہا تھا، تو بیہتا نے پانی لانے اور جھیل کو دوبارہ پر آب کرنے کا فیصلہ کیا۔ نہیں، بکلیوں یا طویل پائپ لائن کے ذریعہ نہیں بلکہ ایک اونچی پہاڑی کو کاٹنے ہوئے اور جھیل کی دوسری جانب ایک نہر سے پانی کا بہاؤ ممکن بناتے ہوئے۔

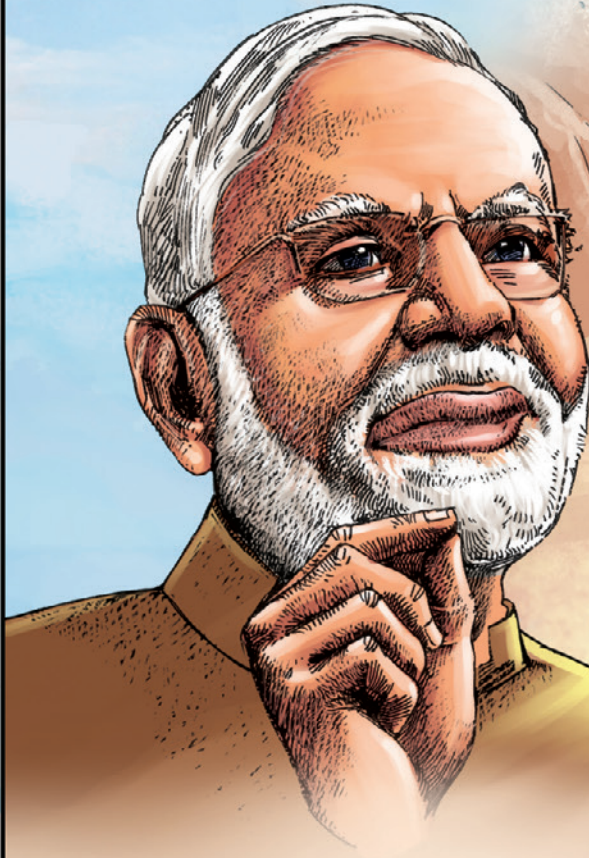
اس مشکل کام کو انجام دینے کے لئے انہیں 200 خواتین کی مدد حاصل ہوئی۔ انہوں نے خود کو ”جل سہیلی“، یا پانی کے دوست کا نام دیا۔ انہوں نے ملکر 18 مہینے میں ایک راستے کی کھدائی کی اور جھیل ہی نہیں بلکہ بورویس کو پانی سے لبریز کرنے میں کامیابی حاصل کی۔

کسی مسئلہ کو نظر انداز کرنے سے یہ ماننا نہیں پڑتا بلکہ یہ جوں کا توں رہ جاتا ہے بلکہ بڑھتے ہی بڑھتے رہتا ہے۔

اس کے بارے میں فکر کرنے سے بھی کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ فکرمندی چٹان کی کرسی پر بیٹھنے بلکہ شدت سے بیٹھنے کے مانند ہوتی ہے۔ آپ اُسی مقام پر بیٹھے رہتے ہیں۔ آپ آگے یا پیچھے نہیں ہو پاتے۔

مسائل کے حل ہوتے ہیں۔ آپ کو صرف مسائل کے حل کی طرف دیکھنا ہے اور آپ انہیں تلاش کر لیں گے۔

آج آپ وعدہ کرو کہ جب کبھی آپ کو زندگی میں کوئی مسئلہ درپیش ہو تو آپ اُسے خود پر غالب ہونے نہیں دیں گے۔ آپ اس پر قابو پالیں گے۔



MANN KI BAAT

VOL.6

Authors

Sarda Mohan and Tanushree Banerji

Illustrations and Cover Art

Dilip Kadam

Assistant Artist

Ravindra Mokate

Production

Amar Chitra Katha

Published by

Amar Chitra Katha Pvt. Ltd

Urdu

ISBN – 978-81-966921-4-8

Amar Chitra Katha Pvt. Ltd, September 2023

© Ministry of Culture, Govt of India, September 2023

All rights reserved. This book is sold subject to the condition that the publication may not be reproduced, stored in a retrieval system (including but not limited to computers, disks, external drives, electronic or digital devices, e-readers, websites), or transmitted in any form or by any means (including but not limited to cyclostyling, photocopying, docutech or other reprographic reproductions, mechanical, recording, electronic, digital versions) without the prior written permission of the publisher, nor be otherwise circulated in any form of binding or cover other than that in which it is published and without a similar condition being imposed on the subsequent purchaser.

You can now get ACK stories as part of your classroom with **ACK Learn**,
a unique learning platform that brings these stories to your school with a range of workshops.
Find out more at www.acklearn.com or write to us at acklearn@ack-media.com.



मन की बात

جلد - 6

